© rasailojaraid.com

کارروائی اجلاس مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

منعقدہ ۲۳شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ، ۲۰ اکتوبر ۲۰۰۳ء بروز سوموار...... بوقت ۱۰ بجے دن

بمقام مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امابعد

صدر الوفاق حضرت اقدس مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم کی زیر صدارت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس ۲۳شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ ۔۲۰ ۔اکتوبر ۲۰۰۳ء بروز سوموار صبح ۱۰ بجے مرکزی دفتر "وفاق" ملتان میں منعقد ہوا، جس میں مجلسِ شوریٰ کے ۱۴۵/ ارکان نے شرکت کی۔ اس اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست صبح ۱۰ بجے سے نماز ظہر تک اور دوسری نشست ۳ بجے سہ پہر سے نماز عصر تک جاری رہی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت حضرت مولانا فضل الرحیم مدظلہ ممبر مجلسِ عاملہ وفاق المدارس نے حاصل کی۔ ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زید مجدہم نے اجلاس کی نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے کارروائی کا آغاز فرمایا۔ افتتاحی کلمات میں حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے تمام شرکاءِ اجلاس کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ اپنی تبلیغی وانتظامی مصروفیات کے باوجود آپ حضرات کا دور دراز سے سفر کر کے تشریف لانا ہمارے لیے باعث سعادت ہے۔

(۱) توثیق کارروائی اجلاس ہائے سابقہ:

لائحہ عمل کے مطابق حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے مجلسِ عاملہ کے سابقہ اجلاسوں منعقدہ (۱) ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۲جون ۲۰۰۳ء، (۲) ۱۹، ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۱، ۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء، (۳) ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۳ء اور مجلسِ شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۳جون ۲۰۰۳ء کی کارروائیاں برائے توثیق پیش کیں، جن میں اکثر اُمور کی مجلسِ شوریٰ نے منظوری دی۔ البتہ بعض فیصلوں میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

(۲) وفاق کا نظم امتحان حسب دستور سابق رہے گا:

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ وفاق کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۲جون ۲۰۰۳ء اور مجلسِ شوریٰ نے اپنے اجلاس ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۳جون ۲۰۰۳ء میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لیے "وفاق" تمام تعلیمی مراحل کا امتحان لے گا اور گذشتہ روز (۲۲شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۳ء) کو مجلسِ عاملہ نے اس فیصلہ کی توثیق کردی ہے۔ تاہم حتمی منظوری کے لیے اس اہم مسئلہ کو مجلسِ شوریٰ میں دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس پر مجلسِ شوریٰ کے متعدد ارکان نے تائیدی اور اختلافی تقاریر کیں۔ تائید کرنے والے حضرات کا مؤقف یہ تھا کہ اس فیصلہ سے معیار تعلیم بلند ہوگا۔ مسابقت کے جذبات کے باعث طلبہ میں محنت اور تعلیم کا شوق بڑھے گا۔ عام طور پر غیر وفاقی درجات میں طلبہ محنت نہیں کرتے۔ ہر سال امتحان لازمی ہونے کی صورت میں اس کا تدارک ہو جائے گا۔ اس رائے سے اختلاف کرنے والوں کا مؤقف یہ تھا کہ اس فیصلہ سے مسائل میں اضافہ ہوگا۔ بعض مدارس غیر وفاقی سالوں میں آزادی کے ساتھ کئی کتابوں کی اضافی تعلیم دیتے ہیں۔ اُسے موقوف کرنا پڑے گا۔ ارکان میں اختلاف رائے کے باعث حضرت صدر الوفاق مدظلہ نے رائے شماری کا اعلان فرمایا۔ رائے شماری میں اکثر ارکان نے ہر درجہ کے لیے "وفاق" کے تحت امتحانات کے انعقاد کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاف رائے دی۔ جس کے نتیجہ میں طے ہوا کہ امتحانی طرز حسبِ سابق رہے گا اور "وفاق" حسب دستور متوسطہ، ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، عالیہ اور عالمیہ کے سال آخر کا امتحان لے گا۔

(۳) درجہ ابتدائیہ کا آخری امتحان مدارس خود لیں گے:

وفاق کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا تھا کہ درجہ ابتدائیہ کے سال پنجم کا امتحان شعبان ۱۴۲۵ھ سے وفاق المدارس لے گا۔ مجلسِ شوریٰ نے کثرتِ رائے سے طے کیا کہ یہ امتحان تمام مدارس اپنے نظم کے تحت لیں گے۔

(۴) امتحان کے لیے تصاویر:

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ مجلسِ عاملہ نے اپنے گذشتہ اجلاس ۱۹، ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۰، ۲۱ جولائی ۲۰۰۳ء میں طے کیا تھا کہ امتحانی بے ضابطگیوں کی روک تھام کے لیے ہر اُمیدوار کو اپنی دو مصدقہ تصاویر بھیجنا لازمی ہوگا۔ اس فیصلہ پر بعض حضرات کو شرعی اشکال ہے۔ اس کے لیے ہم ملک کے بعض اہم دارالافتاؤں سے رابطہ کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جواب آنے پر حتمی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ تمام شرکاءِ اجلاس نے اس سے اتفاق کیا۔

(۵) بنین وبنات کے سہ سالہ نصاب کی منظوری:

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے مجلسِ عاملہ کا منظور کردہ سہ سالہ نصاب برائے توثیق و منظوری مجلس شوریٰ میں پیش کیا، جسے تمام شرکاء نے اتفاق رائے سے منظور کر لیا۔

(۶) تخصصات کے نصاب زیر تکمیل ہیں:

حضرت ناظم اعلیٰ نے فرمایا کہ مجلسِ عاملہ نے اپنے سابقہ اجلاس میں طے کیا تھا کہ تخصص فی الفقہ، تخصص فی التفسیر، تخصص فی الحدیث اور دیگر تخصصات کے لیے نصاب کو حتمی شکل دی جائے اور تخصصات کے امتحانات بھی "وفاق" کے زیرِ انتظام منعقد کیے جائیں۔ ہم نے تخصصات کرانے والے جامعات سے نصاب اور آراء طلب کی تھیں۔ کچھ نصاب موصول ہو چکے ہیں، کچھ باقی ہیں۔ تمام نصابات موصول ہونے کے بعد ان پر غور و فکر اور تنقیح کی ضرورت ہے۔ اس لیے ابھی حتمی صورت طے نہیں کی جا سکتی۔ جب یہ مرحلہ طے ہو جائے گا تو منظوری کے لیے پیش کر دیا جائے گا۔ مجلسِ شوریٰ نے اس کی تائید کی اور منظوری دی۔

(۷) دورۂ مقارنۃ الادیان والفرق:

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ مجلسِ عاملہ نے اپنے سابقہ اجلاس میں طے کیا تھا کہ دورۂ حدیث سے فارغ ہونے والے طلبہ کو شعبان و رمضان میں "مقارنۃ الادیان والفرق" کے دورہ کے بعد سند دی جائے گی۔ اس کی حتمی تعیین و تشکیل کے لیے احقر کی سربراہی میں ایک ذیلی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ احقر نے اس سلسلہ میں مناظرین کرام اور متعلقہ اہلِ علم سے رابطہ کیا۔ اُن حضرات کی رائے یہ ہے کہ "وفاق" کے لیے اس کا انتظام مشکل ہوگا۔ زیادہ مناسب صورت یہ ہے کہ مدارس اپنی اپنی سطح پر اس کے انعقاد کے لیے انتظام فرمائیں۔ اس تجویز کے پیشِ نظر یہ مسئلہ ابھی زیرِ غور ہے۔ حتمی صورت طے ہونے پر برائے منظوری پیش کر دیا جائے گا۔ مجلسِ شوریٰ نے اس کی تائید و توثیق فرمائی۔

(۸) سرکاری امداد ناقابلِ قبول ہے:

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے شرکاء اجلاس کو بتایا کہ وفاقی وزیر تعلیم کی صدارت میں ہونے والے ایک اجلاس میں حکومت نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مختلف مسالک کے تعلیمی وفاقوں سے ملحق مدارس کو مالی امداد کی پیشکش کی تھی۔ جس کی علت غائیہ مدارس کی آزادی کو سلب کرنا اور اُن کے نظامِ تعلیم کو مفلوج کرنا ہے۔ حکومت کی اس پیشکش کو ہم نے اصولی طور پر مسترد کر دیا تھا۔ تاہم اس کی حتمی منظوری کو ''وفاق المدارس'' کی مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ سے مشروط کیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ حضرات جو طے فرمادیں گے اُسے ''وفاق'' کا باضابطہ مؤقف سمجھا جائے گا۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ صوبہ سرحد و بلوچستان میں ایم ایم اے کی حکومتیں ہیں۔ ان صوبوں میں بھی دینی مدارس حکومتی امداد قبول نہیں کریں گے۔

اس موقع پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے کہا کہ چھ سو ملین ڈالر حکومت امریکہ نے پاکستان کو اس لیے مہیا کیے ہیں کہ مدارس کے نظامِ تعلیم کو سیکولر نظام تعلیم میں تبدیل کر دیا جائے۔ یہ امداد درحقیقت دین سے دستبرداری کی قیمت پر دی جارہی ہے۔

حضرت صدر الوفاق مدظلہم نے فرمایا کہ سرکاری امداد قبول کرنے کی ہمارے ہاں کوئی گنجائش نہیں۔ قبل ازیں سرکاری سطح پر کیے جانے والے ایسے تمام اقدامات جن میں ترغیب و ترہیب شامل ہیں، ہم نے مسترد کر دیئے۔ اُنھوں نے کہا کہ مدارس کو کمزور یا بے اثر کرنے کی مخالفانہ سرکاری کوششوں کا مقابلہ اب تک ''وفاق'' نہایت جرأت و دانش مندی سے کرتا چلا آرہا ہے۔ چنانچہ ایسے ہر محاذ پر حکومت کو پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ اِن شاءاللہ اب بھی حکومت مدارس عربیہ کے نظام تعلیم اور ان کی حریت و استقلال کو مضمحل کرنے میں کامیاب نہ ہو گی۔

شرکاءِ اجلاس نے ان خیالات کی نہ صرف بھرپور تائید و حمایت کی بلکہ متفقہ طور پر سرکاری امداد کو مسترد کر دینے کے علاوہ یہ بھی طے کر دیا کہ چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سمیت وفاق سے ملحق جو مدرسہ بھی سرکاری امداد قبول کرے گا یا سرکاری مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی رُکنیت اختیار کرے گا اس کا وفاق سے الحاق ختم کر دیا جائے گا۔

(۹) اسلامیات لازمی کا نصاب اہلِ سنت والجماعت کے عقائد کے مطابق ہونا ضروری ہے:

اس ضمن میں حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے ہفتم تا دوازدہم کی اسلامیات لازمی کی نصابی کتب کی تیاری کے سلسلہ میں شرکاء اجلاس کو تفصیلی طور پر آگاہ کیا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ شمالی علاقہ جات کے اہلِ تشیع کا یہ مطالبہ ہے کہ سرکاری اسکولوں میں رائج اسلامیات لازمی کے نصاب (ہفتم تا دوازدہم) میں اُن کے عقائد کے مطابق تبدیلی کی جائے۔

اس سلسلہ میں وفاقی وزارتِ تعلیم نے اسلام آباد میں اجلاس بلایا تھا، جس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان، تنظیم المدارس العربیہ، وفاق المدارس السلفیہ اور رابطۃ المدارس العربیہ پاکستان کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس سلسلہ میں مختلف تجاویز پیش ہوئیں۔ ہم نے حکومتی نمائندوں سے کہا کہ اس کے بارے میں ہمارے مؤقف کا حتمی فیصلہ ''وفاق'' کی مجلسِ شوریٰ کرے گی۔ اس ضمن میں حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے مولانا محمد اکرم کاشمیری زید مجدھم (ناظم و استاذ جامعہ اشرفیہ، لاہور) (رُکن متعلقہ کمیٹی) کی مرتب کردہ رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی۔

شرکاء اجلاس نے متفقہ طور پر طے کیا کہ اسلامیات لازمی کے نصاب میں کسی اقلیتی گروہ کو خوش کرنے کے لیے کوئی تبدیلی کی گئی تو جمہور اہل سنت والجماعت اُسے قبول نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ اسلامیات لازمی کے مضمون کا ملک کی اکثریت کے عقیدہ و عمل کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

اس موقع پر جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب زید مجدہم نے فرمایا کہ شمالی علاقہ جات کے اہلِ تشیع کا یہ مطالبہ اُصولی طور پر غلط ہے۔ یہ علاقے آئینی طور پر پاکستان کا حصہ نہیں ہیں۔ ان کی آئینی حیثیت متنازع ہے۔ جس طرح کشمیر کی حیثیت متنازع ہے۔ اس لیے آزاد کشمیر میں پاکستان کے قوانین کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اُنھوں نے کہا کہ شمالی علاقہ جات میں اگر اہلِ تشیع کی اکثریت ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ پورے پاکستان میں ان کے نظریات کے مطابق اسلامیات لازمی کا نصاب تبدیل کر دیا جائے۔ شرکاءِ اجلاس نے حضرت ناظم اعلیٰ صاحب اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے خیالات سے اتفاق کیا۔ چنانچہ طے کیا گیا کہ اس مسئلہ کو پہلے سیاسی سطح پر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ یہ صرف شمالی علاقہ جات کا معاملہ ہے۔ اسے پورے ملک میں بلا ضرورت پھیلانا مناسب نہیں۔ البتہ "وفاق" کو اپنی سطح پر اس سلسلے میں حسبِ مصلحت کارروائی کرنے کا اختیار ہوگا۔ چنانچہ حضرت صدر الوفاق مد ظلہم مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے مشورہ سے اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنائیں گے جو راہنما اُصول طے کرے گی۔

(۱۰) بنات کا نصاب حسبِ سابق رہے گا:

حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ مجلسِ عاملہ نے اپنے گذشتہ اجلاس منعقدہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۲ جون ۲۰۰۳ء اور مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۳ جون ۲۰۰۳ء میں طے کیا تھا کہ بنات میں ٹھوس علمی استعداد پیدا کرنے کے لیے اُن کے نصاب میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں۔ اس کے لیے دو اقدامات کا فیصلہ ہوا تھا:

اولاً: ثانیہ عامہ سے ابتدائی چار سال تک بنین و بنات کا نصاب یکساں ہو۔

ثانیاً: تدریس کا دورانیہ دو سال مزید بڑھا دیا جائے۔

اس فیصلہ کی اشاعت کے بعد "وفاق" کو ملک کے مختلف حصوں سے بکثرت اختلافی آراء و تجاویز موصول ہوئیں۔ جن میں بعض تحفظات کا ذکر ہے اور کہا گیا ہے کہ بنات کے لیے تدریس کا دورانیہ بڑھانے سے بہت سی مشکلات اور مسائل پیدا ہوں گے۔ نیز خالص فنی کتب جو بنین کے نصاب کے ساتھ خاص ہیں، بنات کو پڑھانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اس کے پیشِ نظر مجلسِ عاملہ نے گذشتہ روز اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ بنات کے شش سالہ نصاب کا نفاذ فی الحال ملتوی کیا جاتا ہے۔ بنات کا سابقہ نصاب ہی برقرار رہے گا۔ اور مدتِ تدریس بھی حسبِ سابق رہے گی۔ مجلسِ شوریٰ نے اس کی تائید و توثیق کی۔

(۱۱) نصابِ تعلیم کی منظوری:

سہ پہر تین بجے کی نشست میں حضرت ناظم اعلیٰ وفاق نے نصاب تعلیم از ثانویہ عامہ تا عالیہ پیش کیا۔ جس پر مکمل غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد مجلسِ شوریٰ نے منظوری دی۔ یہ نصاب شوال ۲۵۔۱۴۲۴ھ کے نئے تعلیمی سال سے نافذ العمل ہوگا اور ۱۴۲۵ھ کے سالانہ امتحانات اس کے مطابق لیے جائیں گے۔

(۱۲) انگریزی زبان شاملِ نصاب کرنے کی وجہ:

ثانویہ عامہ کو سہ سالہ کرنے اور نہم، دہم کے عصری مضامین کو شامل نصاب کرنے کے سلسلہ میں حضرت صدر الوفاق مد ظلہم نے فرمایا کہ ہمارے بعض اکابر سے صراحتاً انگریزی زبان کی ضرورت و افادیت منقول ہے۔ یہ بین الاقوامی زبان ہے جس کی حیثیت ذرائع ابلاغ میں مسلمہ ہے۔ اس لیے ہم نے اپنے معاملات اور اندرونی ضرورتوں کے پیشِ نظر نویں اور دسویں کلاس تک انگریزی کو شاملِ نصاب کیا ہے۔ ہم نے کسی سرکاری مطالبے یا مرعوبیت کی بنا پر انگریزی کو شاملِ نصاب نہیں کیا۔

(۱۳) اختتام اجلاس:

مجلسِ شوریٰ کا یہ غیر معمولی اجلاس نمازِ عصر کے وقت حضرت صدر الوفاق مولانا سلیم اللہ خان صاحب مد ظلہم کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

© rasailojaraid.com